

حسرت موہانی

(۱۸۸۱ء - ۱۹۵۱ء)

نام سید فضل الحسن اور حسرت تخلص ہے۔ یوپی (ہندوستان) کے قصبہ موہان میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے موہانی کہلائے۔ ابتدائی تعلیم، ایک مکتب میں پائی۔ قرآن مجید اور فارسی کی تعلیم، اپنے قصبہ ہی کے علما سے حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول فتح پور سے پاس کرنے کے بعد علی گڑھ چلے گئے، جہاں سے بی اے کیا۔ ان کا شمار علی گڑھ کالج کے ممتاز طلبہ میں ہوتا تھا۔ اس دوران میں ان کا ساتھ مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی جوہر اور سید سجاد حیدر ریلدرم جیسی نام ور شخصیات سے رہا۔

علی گڑھ کے عرصہ قیام میں ان کا رجحان صحافت اور سیاست کی طرف ہو گیا۔ حسرت نے ”اُردوئے معلیٰ“ کے نام سے ایک رسالے کا اجرا بھی کیا۔ یہ رسالہ اپنے عہد میں قابلِ قدر سیاسی و ادبی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ وہ زمانہ ہے، جب برصغیر میں تحریکِ خلافت اور تحریکِ عدم تعاون کا عروج تھا۔ ان تحریکوں میں حسرت نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جس کی پاداش میں انھیں کئی بار جیل جانا پڑا اگر سب تکالیف اور مصائب کے باوجود حسرت اپنے موقف پر قائم رہے، جس کا عکس ان کی شاعری میں بھی نظر آتا ہے۔ فرماتے ہیں:

ہے مشقِ سخن جاری چٹکی کی مشقت بھی
اک طرف تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

حسرت موہانی، غزل کے ایک باکمال شاعر تھے۔ اس بنا پر انھیں ”رئیس المعجز لیلین“ بھی کہا جاتا ہے۔ سر سید احمد خاں کی تحریکِ علی گڑھ کے بعد غزل بالکل دب کر رہ گئی تھی۔ حسرت نے بیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ غزل کی تجدید کی اور اُردو غزل کے مجدد کہلائے۔ ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات میں سادگی، سلاست، بے ساختگی، روزمرہ اور محاورے کا خوب صورت استعمال، حسن و عشق کا بیان اور قومی و سیاسی موضوعات شامل ہیں۔ حسرت کا کلیات شاعری ہو چکا ہے جو بارہ دواوین پر مشتمل ہے۔



غزل

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو حسرت موہانی کے کُردِ فَن سے آشنا کرنا
- طلبہ کو غزل کی ہیئت اور دیگر شعری محاسن سے روشناس کرنا
- طلبہ کو تغزل یعنی غزل کی خصوصیات کی شناخت کروانا
- طلبہ کو مولانا حسرت موہانی کی تحریر کی اور انقلابی شاعری کے پس منظر اور پیش منظر سے آگاہ کرنا

وہی مشقِ سخن جاری چلی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی
دُشوار ہے رُندوں پر انکار کرم یکسر
اے ساقی جاں پرور! کچھ لطف و عنایت بھی

برسات کے آتے ہی توبہ نہ رہی باقی
بادل جو نظر آئے بدلی مری نیت بھی
عُشاق کے دل ناؤک، اُس شوخ کی ٹو ناؤک
ناؤک اسی نسبت سے ہے کارِ محبت بھی

رکتے ہیں مرے دل پر کیوں تہمت بے تابی
یاں نالہ مضطر کی جب مجھ میں ہو قوت بھی
ہر چند ہے دل شیدا حریتِ کامل کا
منظور دعا لیکن ہے قیدِ محبت بھی

ہیں شاد و صفی شاعر یا شوق و وفا حسرت
پھر ضامن و محشر ہیں، اقبال بھی، وحشت بھی
(کلیاتِ حسرت موہانی)



1 حررت موبانی کی شامل کتاب غزل کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

- i حررت موبانی نے ”چٹلی کی مشقت“ کس سلسلے میں برداشت کی تھی؟
- ii شاعر نے ”ساقی جاں پرور“ سے کس چیز کے لیے درخواست کی ہے؟
- iii عشاق کے لیے کارِ محبت کیوں نازک ہے؟
- iv شاعر نے اپنی کس قوت کا ذکر کیا ہے؟
- v شاعر کا دل کس چیز کا شید ہے؟

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں:

- i ”موبانی“ قواعد کے لحاظ سے ہے۔
 - ii ”زینس المستغزلین“ کہا جاتا ہے:
 - iii ”مشق سخن“ کا مطلب ہے:
 - iv بادل نظر آنے سے بدلتی ہے:
 - v حررت موبانی نے مقطع میں اپنے نام سمیت شعرا کا ذکر کیا ہے:
 - vi ”طرز تماشا“ کا مطلب ہے:
- (الف) صفت ذاتی (ب) صفت نسبتی (ج) صفت ظہیری (د) صفت عددی
- (الف) فیض احمد فیض کو (ب) ظہیر کاشمیری کو (ج) جگر مراد آبادی کو (د) حررت موبانی کو
- (الف) گفت گو کی مشق (ب) شاعری کی مشق (ج) خطابت کی مشق (د) موسیقی کی مشق
- (الف) طبیعت (ب) نیت (ج) صورت (د) سوچ
- (الف) چٹھک (ب) سات کا (ج) آٹھ کا (د) نو کا
- (الف) حیران کن بات (ب) کھیل تماشا (ج) دل کش مہظر (د) ہنگامہ



3 حسرت موہانی کی زیر نظر غزل ”حسیات“ کے ذیل میں آتی ہے۔ قید فرنگ کی کہانی انھوں نے اپنی کتاب ”مشاہداتِ زنداں“ میں بیان کی ہے۔ ان کو اپنے سیاسی اور معاشی نظریات پر کامل یقین تھا اور عوامی شعور پر بھی انھیں اعتماد تھا کہ ایک روز ہندوستانی آزادی کا پروانہ حاصل کر کے رہیں گے۔ درج ذیل شعر کی روشنی میں غزل کے مطلع کی تشریح کریں:

اچھا ہے اہل جور کیے جائیں سختیاں
پھیلے گی یوں ہی شورشِ حُبِ وطن تمام

4 حسرت موہانی جدید غزل کے بانیوں میں سے ہیں۔ ان کی غزل میں موضوعاتی تنوع ملتا ہے۔ انقلاب اور سامراج سے بغاوت کے شعلوں کی جدت کے ساتھ محبت و الفت کے نرم اور ریشمی جذبوں کی پھوار بھی ملتی ہے۔ ان کی درج ذیل غزل توجہ سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جوابات بھی تحریر کریں:

روشن جمالِ یار سے ہے انجمن تمام
دھکا دھکا ہے آتشِ گل سے چمن تمام
حیرت غرورِ سخن سے، شغنی سے اضطراب
دل نے بھی تیرے سیکھ لیے ہیں چلن تمام
دیکھو تو چشمِ یار کی جادو نگاہیاں
بے ہوش اک نظر میں ہوئی انجمن تمام

سوالات

i انجمن کس کے جمال سے روشن ہے؟

ii دل نے کون سے چلن سیکھ لیے ہیں؟

iii پوری محفل بے ہوش کیوں ہو گئی؟

iv ان اشعار کے قوافی اور ردیف کے بارے میں بتائیں۔

5 درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

طبیعت

محشر

جھلسا

لطف و عنایت

حریت

مضطر

تہمت



سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ حسرت موہانی کی مشہور غزل ”چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا پارسو“ پڑھیں اور لطف اندوز ہوں۔
- حسرت موہانی کے کلام میں انقلاب، محبت اور استعماریت کے خلاف جیسے موضوعات کی نشان دہی کریں۔
- حسرت موہانی کی شخصیت اور شاعری کے حوالے سے تصویری المیم اور کولاژ (Collage) تیار کریں۔

اشارات تدریس

- طلبہ کو مولانا حسرت موہانی کا تعارف تحریک آزادی کے سر بلند کارکن اور ترقی پسند شاعر کی حیثیت سے کرائیں۔
- حسرت موہانی کی غزلیات کا دیگر ترقی پسند شعرا کے ساتھ موازنہ کراتے ہوئے ان کے مابین مماثلتوں اور امتیازات کی نشان دہی کریں۔
- اشعار کی تشریح کرتے وقت طلبہ کی شرکت کو بھرپور بنائیں اور ان سے سوال و جواب بھی کرتے رہیں۔
- مولانا حسرت موہانی بطور صحافی، سیاست دان اور شاعر کے موضوع پر گفتگو کریں۔
- اساتذہ، طلبہ کو اساتذہ قلام علی کی آواز میں گائی ہوئی حسرت کی کوئی غزل سنائیں اور اس پر اظہار خیال کریں۔
- اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ رئیس المستغفرین حسرت موہانی کے درج ذیل شعری روشنی میں ان کے فن شاعری کا جائزہ لیں:

میرا سوسو کہا میں تو حسرت کی غزل دیکھ
تجھے شوق ہے تحسین سخن کا



www.ilmkidunya.com

